سوال

(459)سلام کرنے کا مسنون طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شرع شریف میں سلام علیک کس طرح سے کرنا جائز ہے؟ قول حق اور فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف کسی بزرگ یا ولی کا اتباع کرنا اور ان سے استدلال کرنا کن مسائل میں کیا حکم ہے جائز ہے یا نہیں؟

السلام علیکم کہتے وقت کمر کو جھکانا اور ہاتھ کو سینے یا پیشانی تک اٹھانا اور ان میں سے کسی کو لازم وملزوم ٹھہرانا عجز وتعظیم کے اظہار میں آداب وبندگی کو ترجیح دینا اور سلام علیک کو معیوب اور اسلام کرنے والے کو متکبر خیال کرنا جائز ہے یا نہیں؟)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اتباع کسے بخلاف قول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز جائز نیست چہ او تعالیٰ ہمہ کس راکہ او تعالیٰ رادوست دارد مامور باتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است درسورہ آل عمران (رکوع 4) مذکورست۔

قُل إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعونى يُحبِبكُمُ اللَّهُ وَيَغفِر لَكُم ذُنوبَكُم ... سورة آل عمران ٣١

وارسال رسل۔ علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام برائے ہمیں اتباع واطاعت است او تعالیٰ درسورہ نساء (رکوع 9) فرمودہ

وَما أَرسَلنا مِن رَسولٍ إِلّا لِيُطاعَ بِإِذنِ اللَّهِ ... سورة النساء ٦٤

واطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین اطاعت خداست جل وعلاچنانچہ درسورنساء (رکوع 11) مے فرماید۔

مَن يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّهَ ... سورة النساء ٨٠

پس مخالفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عین مخالفت خدائے عزوجل باشد واتباع کسے بخلاف قول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفت رسول است صلی اللہ علیہ وسلم پس جائز نباشد۔ وچوں ثابت شد کہ اتباع کسے بخلاف قول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جائز نیست پس استدلال بقول وفعل کسے بر مسئلہ از مسائل برخلاف قول وفعل آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم چہ گونہ جائز باشد کہ ایں عین اتباع دیگرے بخلاف قول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است وپست خم کردن ہنگام سلام خلاف قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است درسنن ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ فخرالمطابع دہلی 1269ھ(ص447)ازانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی است۔

قال :قال رجل : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !الرجل منا یلقیٰ اخاہ اوصدیقہ اینحنی لہ؟قال : ((لا))[1]الحدیث

امادست برداشتن تاسینہ یاتاپشانی پس حدیثے دریں باب بنظر نیا مدہ البتہ ایں قدر بثبوت میر سد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باشاہ دست سلام کردہ است ترمذی در سنن خود(ص443)ازاسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کردہ

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرفی المسجدیوما عصبۃ من النساء قعودفالوي بیدہ بالتسلیم "[2]

وامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہم درالادب المفرد(ص145و151)ایں داازاسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کردہ[3]

وہمچنیں آداب وبندگی رابرسلام ترجیح دادن وسلام رامعیوب ومسلم متکبرپنداشتن خلاف قول خداے تعالیٰ عزوجل وخلاف قول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است خداے تعالیٰ اورسورہ نساء(رکوع11)مے فرماید:

وَإِذا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيّوا بِأَحسَنَ مِنها أَو رُدّوها... ٨٦ ... سورة النساء

ودرسورہ نور(رکوع9)مے فرماید۔

فَإِذا دَخَلتُم بُيوتًا فَسَلِّموا عَلىٰ أَنفُسِكُم تَحِيَّةً مِن عِندِ اللَّهِ مُبـٰرَكَةً طَيِّبَةً ٦١ ... سورة النور

وامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور صحیح بخاری مطبوعہ مصر جلد(4/71)درکتاب الاستیذان ازابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ

((لما خلق اللہ آدم قال :اذہب فسلم علی اولئک لنفر من الملائکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانہا تحیتک وتحیۃ ذریتک فقال :السلام علیکم فقالوا :السلام علیک ورحمۃ اللہ فزادوہ ورحمۃ اللہ))[4]

وازانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص72)کردہ کہ

"انہ مر علی صبیان فسلم علیہم وقال :کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ "[5]

وازعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص72)کردہ کہ مردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راپرسید کہ کدامی اسلام بہتر است؟فرمودہ

"((تطعم الطعام وتقرا السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف))[6]

وازبراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص72)کردہ۔

"قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبع بعیادۃ المریض واتباع الجنائزوتشمیت العاطس ونصر الضعیف وعون المظلوم وافشاء السلام وابرار المقسم "[7]

واابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص72)روایت کردہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔

"لایحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث یلتقیان فیصدہذاویصدہذاوخیرہما الذي یبدا بالسلام "[8]

و نیز امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ درالادب المفرد (ص143) ازبراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔

((افشوا السلام تسلموا))[9]

وازابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص143) روایت کردہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ :

((لاتدخلوا الجنۃ حتی تومنواولا تومنوا حتی تحابوا الا ادلکم علی ماتحابون بہ ؟ قالوا : بلی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : افشوا السلام بینکم))[10]

وازعبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص143) کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔

(اعبدوا الرحمان واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنان))[11]

واذابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص :143) کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود :

((اذاجاء احدکم المجلس فلیسلم فان بدالہ ان یجلس فلیجلس واذاقام فلیسلم ماالاولیٰ باحق من الآخرۃ))[12]

وازعائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت (ص144) کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ۔

(ماحسدکم الیہود علی شئی ماحسدوکم علی السلام والتامین)[13]

وازابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ص143) روایت کردہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ :

(حق المسلم علی المسلم خمس قیل : وماہی ؟ قال : اذالقیتہ فسلم علیہ))[14]

وازعبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت (ص151) کردہ

"قال : البخیل من بخل بالسلام "[15]

وازابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردہ (ص151)

((قال : ابخل الناس الذي یبخل بالسلام))[16]

وطبرانی ایں معنی راازابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً ہم روایت کردہ۔

حکاہ التنذری فی کتاب الترغیب والترہیب (ص494) وجوداسنادہ۔

ازاحدیث مذکورہ بالا ہویدا شدکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برمرداں سلام میکرد و مرداں بروے صلی اللہ علیہ وسلم سلام میکردند تا آنکہ خود بنفس نفیس برکودکاں سلام میکرد و میفرمود افشاء سلام کنید تا محبت زیادہ شودمے فرمود کہ ازحقوق مسلم برمسلم آنست کہ بوقت ملاقات بروے سلام کنومے فرمود کہ چوں دو مسلمان باہم دیگر ملاقی شوند پش ہرکہ ازیشان

ابتدا بسلام کند او افضل از دیگرست و ایں سلام از سنن قدیمہ است کہ او تعالیٰ ایں تحیت آدمی علیہ السلام و ذریت او گردانیدہ

وعلاوہ بریں معلوم ہر کس است کہ خدائے تعالیٰ در نماز پنجگانہ فرستادن سلام را بہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و بر جملہ بندگان خود کہ صالح باشد بر ہر مسلمان واجب گردانیدہ پس بایں ہمہ نصوص کہ دربارہ سلام وارد شدہ آداب و بندگی را بر سلام ترجیح دادن و سلام را معیوب و مسلم را متکبر پنداشتن چہ قدر راہ خلاف خدا عزوجل و حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم لیمودن است و حال مخالفت خدا رسول کردن را خود خدائے عزوجل در آخر سورہ نور می فرماید :

فَليَحذَرِ الَّذينَ يُخالِفونَ عَن أَمرِهِ أَن تُصيبَهُم فِتنَةٌ أَو يُصيبَهُم عَذابٌ أَليمٌ ٦٣ ... سورة النور

و معلوم ہمہ کس است کہ حال ابلیس لعین انچہ شد نتیجہ ہمیں مخالفت حکمی از احکام خداوندی بود و بس۔ پس مسلمانان را باید کہ ایں قسم خیالات فاسدہ و ساوس شیطانیہ را در دلہائے خود جانہ دہند و از اتباع ابلیس لعین و از خود در زمرہ ابالسہ و شیاطین خود را بسیار دور دارند۔ قال اللہ تعالیٰ۔

إِنَّ الشَّيطٰنَ لَكُم عَدُوٌّ فَاتَّخِذوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّما يَدعوا حِزبَهُ لِيَكونوا مِن أَصحٰبِ السَّعيرِ ٦ ... سورة الفاطر

(جواب : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے خلاف کسی کا اتباع کرنا ہر گز جائز نہیں ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کو جو اس سے محبت کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ سورت آل عمران کے چوتھے رکوع میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

قُل إِن كُنتُم تُحِبّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعونى يُحبِبكُمُ اللَّهُ وَيَغفِر لَكُم ذُنوبَكُم ۳۱ ... سورة آل عمران

’’کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھیں تمھارے گناہ بخش دے گا۔‘‘

رسل عظم۔ علی نبینا و علیہم الصلاۃ والسلام۔ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی اتباع کے لیے بھیجا گیا تھا۔ سورۃ النساء کے نویں رکوع میں ارشاد الٰہی ہے :

وَما أَرسَلنا مِن رَسولٍ إِلّا لِيُطاعَ بِإِذنِ اللَّهِ ٦٤ ... سورة النساء

’’اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا، مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرماں برداری کی جائے۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اطاعت خدا ہے۔ چنانچہ سورۃ النساء کے گیارھویں رکوع میں فرمان باری تعالیٰ ہے :

مَن يُطِعِ الرَّسولَ فَقَد أَطاعَ اللَّهَ ۸۰ ... سورة النساء

’’جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔‘‘

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت عین خدا تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے برخلاف کسی کا اتباع کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے، لہذا یہ جائز نہیں ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے برخلاف کسی کا اتباع جائز نہیں ہے تو کسی مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے برخلاف دوسروں کی اتباع کرنا ہے۔

سلام کے وقت پشت کو جھکانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہے۔ چنانچہ سنن ترمذی (ص : 447) مطبوعہ فخر المطابع دہلی 1269ھ) میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

''بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے کمر کو جھکائے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''نہیں۔''

رہا سلام کے وقت ہاتھ کو سینے یا پیشانی تک اٹھانا تو اس موضوع پر کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری ہے۔ البتہ اتنا ثبوت ضرور ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ سلام کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن (ص:443) میں اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث بیان کیا ہے :

''بلاشبہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سے گزرے تو وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر اشارے کرتے ہوئے سلام کیا۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "الادب المفرد" (ص:151،145) میں اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس مفہوم کی روایت نقل کی ہے۔ ایسے ہی آداب وبندگی کو سلام پر ترجیح دینا، سلام کو معیوب خیال کرنا اور سلام کرنے والے کو متکبر سمجھنا خدا تعالیٰ کے قول اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کے برخلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ النساء کے گیارھویں رکوع میں ارشاد فرماتے ہیں :

وَإِذا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيّوا بِأَحسَنَ مِنها أَو رُدّوها... ٨٦ ... سورة النساء

''اور جب تمھیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو یا جواب میں وہی کہہ دو۔''

اسی طرح سورۃ النور کے نویں رکوع میں فرماتے ہیں :

فَإِذا دَخَلتُم بُيوتًا فَسَلِّموا عَلىٰ أَنفُسِكُم تَحِيَّةً مِن عِندِ اللَّهِ مُبـٰرَكَةً طَيِّبَةً ٦١ ... سورة النور

''پھر جب تم کسی طرح کے گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کہو، زندہ سلامت رہنے کی دعا جو اللہ کی طرف سے مقرر کی ہوئی بابرکت، پاکیزہ ہے۔''

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری "کتاب الاستیذان" (71/4) مطبوعہ مصر) میں ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو فرمایا : جاؤ اس جماعت کو سلام کرو، اس جماعت میں چند فرشتے بیٹھے ہوئے تھے، وہ آپ کو جواب دیں، وہ غور سے سنیں، چنانچہ وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا۔ وہ گئے اور انہوں نے ان سے کہا : السلام علیکم !انھوں نے کہا : السلام علیک ورحمۃ اللہ !انھوں نے انھیں لفظ رحمۃ اللہ کا زائد جواب دیا۔''

نیز انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:72) روایت کی ہے :

''بلاشبہ وہ (انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بچوں کے پاس سے گزرے اور انھیں سلام کیا اور کہا کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔'' اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:72) پر روایت کی ہے :

''ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، کون سا (آداب) اسلام بہتر ہے ؟''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((تطعم الطعام وتقرا السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف))

''(یہ کہ) تم کھانا کھلاؤ اور تم جسے جانتے ہو اسے بھی اور جس نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔''

ایسے ہی براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:72) روایت نقل کی ہے :

''کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا: مریض کی تیمارداری کرنے کا، جنازوں میں شرکت کرنے کا، چھینک مارنے والے کا جواب دینے کا، ضعیف وناتواں کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کا، سلام کو عام کرنے اور قسم اٹھانے والے کو اس کی قسم سے بری کرنے کا۔''

اسی طرح ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:72) روایت کیا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے، دونوں ملتے ہیں تو وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور وہ اس سے، ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔''

نیز امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "الادب المفرد" (ص:143) میں براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام پھیلاؤ تم سلامت رہو گے۔''

اسی طرح ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:143) روایت کیا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے، جب تک تم مومن نہیں بن جاتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے، جب تک تم باہم محبت کرتے۔ کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جس کے ساتھ تم باہم محبت کرنے لگ جاؤ؟ انھوں نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپس میں سلام پھیلاؤ۔''

نیز عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:143) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحمان کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، سلام پھیلاؤ، تم جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔''

ایسے ہی ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:144) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو سلام کہے۔ اگر تو وہ بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب وہ کھڑا ہو (اور جانے کا ارادہ کرے) تو سلام کرے، پہلی دوسری سے زیادہ حق نہیں رکھتی۔''

اسی طرح عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے (ص:144) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودی تمہارے سلام اور آمین کہنے پر جتنا حسد کرتے ہیں وہ تمہارے کسی اور عمل پر نہیں کرتے۔''

نیز ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:144) روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، پوچھا گیا وہ کون کون سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اس سے ملو تو سلام کہو۔ الحدیث۔''

ایسے ہی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:151) روایت کی ہے :

''انھوں نے فرمایا: بخیل ہے وہ جو سلام کرنے میں بھی بخل کرتا ہے۔''

اسی طرح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ص:151) روایت کی ہے:

''انھوں نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کہنے میں بخل کرتا ہے۔''

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کتاب "الترغیب والترهیب" میں (ص:494) ذکر کیا اور اس کی سند کو عمدہ قرار دیا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے یہ واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو سلام کرتے تھے اور مرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود بچوں کو سلام کرتے اور فرماتے کہ باہم سلام پھیلاؤ، تاکہ آپس میں محبت بڑھ جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے کہ مسلمان کے مسلمان پر حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اس سے ملاقات کے وقت سلام کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب دو مسلمان باہم ملاقات کرتے ہیں تو جوان میں سے پہلے سلام کرتا ہے وہ دوسرے سے افضل ہے۔ یہ سلام قدیم سنتوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا سلام قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک کو یہ بات معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے پانچ نمازوں میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے نیک بندوں پر سلام کرنا ہر مسلمان پر واجب کیا ہے۔ سلام کے بارے میں وارد ہونے والی ان تمام نصوص کے باوجود آداب و بندگی کو سلام پر ترجیح دینا، سلام کو معیوب اور سلام کرنے والے کو متکبر خیال کرنا خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کے خلاف راہ تلاش کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے انجام خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کے آخر پر یوں بیان کیا ہے:

فَليَحذَرِ الَّذينَ يُخالِفونَ عَن أَمرِهِ أَن تُصيبَهُم فِتنَةٌ أَو يُصيبَهُم عَذابٌ أَليمٌ ٦٣ ... سورة النور

''سو لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انھیں کوئی فتنہ آپہنچے، یا انھیں دردناک عذاب آپہنچے۔''

إِنَّ الشَّيطـٰنَ لَكُم عَدُوٌّ فَاتَّخِذوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّما يَدعوا حِزبَهُ لِيَكونوا مِن أَصحـٰبِ السَّعيرِ ٦ ... سورة الفاطر

''بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو اسے دشمن ہی سمجھو۔ وہ تو اپنے گروہ والوں کو صرف اس لیے بلاتا ہے کہ وہ بھڑکتی آگ والوں سے ہو جائیں۔''

---

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٦٢٨)

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث (٢٦٩٧)

[3] الأدب المفرد للبخاري (١٠٤٧)

[4] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٨٦٣)

[5] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٨٩٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢١٦٨)

[6] صحيح البخاري، رقم الحديث (١٢) صحيح مسلم، رقم الحديث (٣٩)

[7] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٨٨١) صحيح مسلم، رقم الحديث (٢٠٦٦)

[8] صحيح البخاري، رقم الحديث (٥٨٨٣) صحيح مسلم، رقم الحديث (٥٦٢٧)

[9] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۵۴) الأدب المفرد (۹۸۰)

[10]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (54)الادب المفرد(980)

[11]سنن الترمذي، رقم الحدیث (۱۸۵۵) الأدب المفرد (۹۸۱)

[12]سنن الترمذي، رقم الحدیث (۲۷۰۶) الأدب المفرد (۹۸۶)

[13]سنن ابن ماجه، رقم الحدیث (۸۵۶) الأدب المفرد (۹۸۸)

[14] صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۱۶۲) الأدب المفرد (۹۹۱)

[15] الأدب المفرد (۱۰۴۱) یہ ایک موقوف حدیث کے الفاظ ہیں، جو سنداً بھی ضعیف ہے، البتہ اس معنی میں اگلی حدیث صحیح ہے۔ دیکھیں: السلسلة الصحيحة، رقم الحدیث (۶۰۱)

[16] صحیح ابن حبان (۳۴۹/۱۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الادب، صفحہ: 697

محدث فتویٰ